نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا کیسا ؟

دارالافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ جماعت کے ساتھ فرض نماز پڑھنے کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز ہے تو کون سا ذکر درست ہے؟ سائل : ڈاکٹر مشتاق احمد (قاضی آباد، راولپنڈی)

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اللہ تعالیٰ کا ذکر اعمال میں سے افضل ترین عمل، بلکہ جملہ اچھے اعمال کی اصل ہے، یہاں تک کہ ایمان کے بعد ارکانِ اسلام میں سے سب سے بڑے رکن نماز سے بھی یہی مقصود ہے، اسی وجہ سے اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس کی کثرت کا حکم ارشاد فرمایا اور ہر حال میں بکثرت ذکر کرنے والوں کی تعریف قرآنِ پاک میں بھی بیان فرمائی ہے اور خاص طور پر فرض نماز کے بعد مطلقاً ذکر بالجہر کرنا، نہ صرف جائز و مستحسن ہے، چاہے کلمہ طیبہ کا ذکر ہو، درود شریف ہو، حمد الٰہی ہو، تکبیر ہو یا کوئی دعا ہو، بلکہ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی ثابت ہے۔ جب نماز کے بعد ذکر کرنا جائز و مستحسن ہے، تو جس جگہ پر جو بھی ذکر نماز کے بعد رائج ہے، وہ ذکر کرلیا جائے، اگر کوئی ذکر رائج نہیں ہے، تو اپنے طور پر کوئی بھی مختصر ذکر کرسکتے ہیں، جیسے کہ تین مرتبہ استغفار پڑھنا وغیرہ۔

کثرت کے ساتھ ذکر کرنے کے بارے میں اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :

”وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ“

ترجمہ کنزالعرفان : اور اللہ کو کثرت سے یاد کرو، تاکہ فلاح پاؤ۔ (پارہ : 10، سورۃ الانفال، آیت : 45)

ہر حال میں ذکر کرنے والوں کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے :

”اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔۔الخ“

ترجمہ کنزالعرفان : جو کھڑے اور بیٹھے اور پہلوؤں کے بل لیٹے ہوئے اللہ کو یاد کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں۔ (پارہ 4 :، سورۃ آل عمران، آیت 191 :)

بلکہ خاص نماز کے بعد ذکر کرنا تو قرآنِ پاک سے بھی ثابت ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :

''فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوۃَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ''

ترجمہ کنزالعرفان : پھر جب تم نماز پڑھ لو تو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے اللہ کو یاد کرو۔ (پارہ : 5، سورۃ النساء، آیت : 103)

اس آیت کے تحت تفسیرِ نورالعرفان میں ہے : "فرض نماز کے بعد جو بلند آواز سے کلمہ پڑھتے ہیں یا درود شریف پڑھتے ہیں وہ جائز، بلکہ بہتر ہے، یہ آیت اس کا ماخذ ہے۔ بعد نماز بلند آواز سے ذکر کی بہت سی احادیث ہیں۔" (تفسیرِ نورالعرفان، تحت ھذہ الآیہ)

ایمان کے بعد ارکانِ اسلام میں سے سب سے بڑے رکن نماز سے بھی یہی مقصود اللہ کا ذکر ہی ہے، اللہ تعالیٰ قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرماتا ہے :

''وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِكْرِیْ''

ترجمہ کنزالعرفان : اور میری یاد کے لیے نماز قائم رکھ۔ (پارہ : 16، سورۃ طٰہٰ، آیت : 14)

سیدی اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ارشاد فرماتے ہیں : "ذکر الٰہی افضل الاعمال بلکہ اصل جملہ اعمال حسنہ صالحہ ہے، یہاں تک کہ بعد ایمان اعظم ارکان اسلام نماز سے بھی وہی مقصود ہے۔

قال اللہ تعالیٰ : ''اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِكْرِیْ''

ترجمہ : میری یاد کے لئے نماز قائم کرو۔ (فتاوی رضویہ ج23، ص178,179، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

جماعت کے ساتھ نماز کے بعد ذکر کے بارے میں صحیح بخاری کی حدیث مبارک میں ہے :

"ان ابن عباس أخبره أن رفع الصوت بالذكر حين ينصرف الناس من المكتوبة كان على عهد النبى صلى الله عليه وسلم وقال ابن عباس كنت أعلم إذا انصرفوا بذلك إذا سمعته"

یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا کہ بلند آواز سے ذکر کرنا جبکہ لوگ فرض نماز سے فارغ ہوں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ مقدسہ میں معروف تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ

میں لوگوں کے نماز سے فارغ ہونے کو ان کی طرف سے بلند ذکر کو سننے کی وجہ سے پہچان لیا کرتا تھا۔ (صحیح بخاری ج 1، ص 116، قدیمی کتب خانہ کراچی)

اس حدیث مبارکہ کے تحت ملا علی القاری میں ہے :

"إن رفع الصوت بالذكر على اختلاف أنواعه من تهليل و تسبيح و تكبير حين ينصرف الناس من المكتوبة كان على عهد النبي صلى الله عليه وسلم، أي: كان موجودا في زمنه صلى الله عليه وسلم بعد كل صلاة من الصلوات الخمس، فإن أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم كانوا إذا فرغوا من الصلاة المكتوبة وانتهوا من صلاة الجماعة معه صلى الله عليه وسلم في مسجده رفعوا أصواتهم بذكر الله مهللين مكبرين وكان صلى الله عليه وسلم يقرهم على ذلك وقال ابن عباس رضي الله عنهما: كنت أعلم إذا انصرفوا بذلك إذا سمعته أى: كنت أعرف إنتهاءهم من صلاة الجماعة بإرتفاع أصواتهم بهذا الذكر حيث كانوا يذكرون الله بأصوات عالية تسمع من بعيد۔۔ استدل به بعض السلف على استحباب رفع الصوت بالذكر عقب الصلاة المكتوبة وهو مذهب ابن حزم"

ترجمہ : جب لوگ فرض نماز سے فارغ ہو جائیں، تو اس وقت ذکر کی مختلف انواع یعنی کلمہ طیبہ، تسبیح اور تکبیر وغیرہ کا بلند آواز سے ذکر کرنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں بھی تھا، یعنی پانچوں نمازوں میں سے ہر نماز کے بعد تھا۔ پس بیشک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد نبوی میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے اور جب فرضوں سے فارغ ہوتے، تو کلمہ طیبہ اور اللہ اکبر کا بلند آواز سے ذکر کرتے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی ان کے ساتھ مل کر ذکر کرتے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے ارشاد فرمایا : صحابہ کرام علیھم الرضوان کے بلند آواز سے ذکر کرنے کے بعد میں پہچان لیتا تھا کہ جماعت ختم ہو چکی ہے، کیونکہ وہ بہت اونچی آواز سے ذکر کرتے تھے، جو دور سے سنائی دیتی تھی۔ اس حدیثِ مبارکہ سے بعض اسلاف نے یہ استدلال کیا کہ فرض نماز کے بعد اونچی آواز سے ذکر کرنا مستحب ہے اور یہی ابن حزم کا قول ہے۔ (منار القاری مختصر شرح صحیح البخاری، ج 2، ص 218، مطبوعہ، مکتبہ دار البیان)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی مروی ہے :

"إن رفع الصوت بالذكر حين ينصرف الناس من المكتوبة كان على عهد النبى صلى الله عليه وسلم"

یعنی فرائض سے فارغ ہو کر بلند آواز سے ذکر اللہ کرنا حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے زمانہ میں مروج تھا۔ (مسلم شریف ج 1، ص 217، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :

"کنا نعرف انقضاء صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالتکبیر"

یعنی ہم تکبیر کی آواز سے حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی نماز کا اختتام معلوم کرتے تھے۔ (مسلم شریف ج 1، ص 217، قدیمی کتب خانہ کراچی)

اس حدیث کو جاء الحق میں نقل کرنے کے بعد مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں : "یعنی عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ بوجہ صغر سنی کے بعض جماعت نماز میں حاضر نہ ہوتے تھے، فرماتے ہیں کہ نماز کے بعد مسلمان اس قدر بلند آواز سے تکبیر کہتے تھے کہ ہم گھروں کے لوگ سمجھ جاتے تھے کہ اب نماز ختم ہوئی"۔ (جاء الحق، حصہ اول ص 321، مکتبہ اسلامیہ، اردو بازار، لاھور)

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے :

"قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا سلم من صلوتہ یقول بصوتہ الأعلی لآ إلٰہ إلا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علٰی کل شئ قدیر"

یعنی حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جب اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو بلند آواز سے فرمایا کرتے تھے لآاِلٰہ اِلا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علٰی کل شئ قدیر۔ (مشکوٰۃ المصابیح ج 1، ص 90، مطبوعہ لاھور)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے :

"إن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یقول فی دبر کل صلٰوۃ مکتوبۃ لا إلٰہ إلا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علٰی کل شئ قدیر"

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد فرمایا کرتے تھے، لااِلٰہ اِلا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علٰی کل شئ قدیر۔ (مشکوٰۃ المصابیح ج 1، ص 90، مطبوعہ لاھور)

یہاں تک تو ثابت ہوگیا کہ فرائض کے بعد ذکر کرنا قرآن وحدیث سے ثابت ہے، البتہ ذکر کرنے والوں کو یہ احتیاط کرنی چاہئے کہ معمول کے مطابق درمیانی آواز سے ہی ذکر کریں، بہت اونچی آواز سے ذکر نہ کریں کہ جس سے اپنے آپ کو یا نماز پڑھنے والوں کو یا تلاوت قرآن کرنے والوں کو تکلیف ہو۔ نیز جن فرائض کے بعد سنتیں ہیں، جیسا کہ ظہر، مغرب اور عشاء تو ان نمازوں میں فرائض کے بعد معمول کے مطابق ہی ذکر کریں، آیت الکرسی یا دس مرتبہ کلمہ توحید پڑھنے کی مقدار سے زیادہ فاصلہ نہ کریں، کیونکہ زیادہ فاصلہ کرنا خلاف اولیٰ ہے۔

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے فرض نماز کے بعد ذکر اللہ کرنے اور اس سے منع کرنے والوں کے بارے میں سوال ہوا، تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر اللہ کے فضائل اور فرائض کے بعد ذکر کرنے کا جواز بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: ”جس چیز کی تکثیر شارع کو مطلوب ہو، اس کی تقلیل نہ چاہے گا، مگروہ جسے شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ضد ہے۔ رہا خوفِ ریاوہ متعلق بہ قلب ہے۔ ریا سے اگر نماز ہو تو وہ بھی ناجائز ہے، مگر عقل ودین والا ریا سے منع کرے گا، نماز سے نہ روکے گا۔۔ ہاں! دوسرے مسلمانوں کی ایذا نہ ہونے کا لحاظ لازم ہے۔ سوتوں کی نیند میں خلل نہ ہو، نمازیوں کی نماز میں تشویش نہ ہو”کما نص علیہ فی البحر الرائق ورد المحتار وغیرھا“ جیسا کہ البحر الرائق اور رد المحتار میں اس کی صراحت کی گئی ہے۔ جب وقت لوگوں کی نیند کا ہو یا کچھ نماز پڑھ رہے ہوں، تو ذکر کرو جس طرح (چاہو) مگر نہ اتنی آواز سے کہ ان کو ایذا ہو۔“ (فتاوی رضویہ، ج23، ص179، مطبوعہ، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

اور ایک اور مقام پر اُن نمازوں میں فرائض کے بعد مناجات وغیرہ کرنے کے بارے میں سوال ہوا کہ جن میں فرائض کے بعد سنتیں بھی ہوتی ہیں، تو اس کے جواب میں ارشاد فرمایا: ”جائز و درست تو مطلقاً ہے، مگر فصلِ طویل مکروہِ تنزیہی و خلافِ اولی ہے اور فصلِ قلیل میں اصلاً حرج نہیں، در مختار فصل صفۃ الصلوٰۃ میں ہے:

”یکرہ تاخیر السنۃ إلا بقدر ألّلھم أنت السلام الخ وقال الحلوانی لا بأس بالفصل بالأوراد واختارہ الکمال قال الحلبی إن أرید بالکراھۃ التنزیھیۃ ارتفع الخلاف قلت وفی حفظی حملہ علی القلیلۃ“

سنتوں کو مؤخر کرنا مکروہ ہے، مگر اَللّٰھم اَنت السلام الخ کی مقدار۔ حلوانی نے کہا اوراد اور دعاؤں کی وجہ سے فصل میں کوئی حرج نہیں ہے، کمال نے اسے مختار قرار دیا ہے، حلبی نے کہا ہے کہ اگر کراہت سے مراد کراہت تنزیہی ہو تو اختلاف ہی ختم ہو جاتا ہے، میں کہتا ہوں، مجھے یاد آتا ہے کہ حلوانی نے اسے اورادِ قلیلہ پر محمول کیا ہے۔۔۔۔ آیۃ الکُرسی یا فرض مغرب کے بعد دس بار کلمہ توحید پڑھنا فصلِ قلیل ہے۔“ (فتاوی رضویہ، ج6، ص234 تا 237 ملخصاً، مطبوعہ، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: عبدہ المذنب محمد نوید چشتی عفی عنہ

مصدق: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: Pin-7573

تاریخ اجراء: 24 رمضان المبارک 1446ھ 25 مارچ 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net